ستمبر 2009

ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اپ

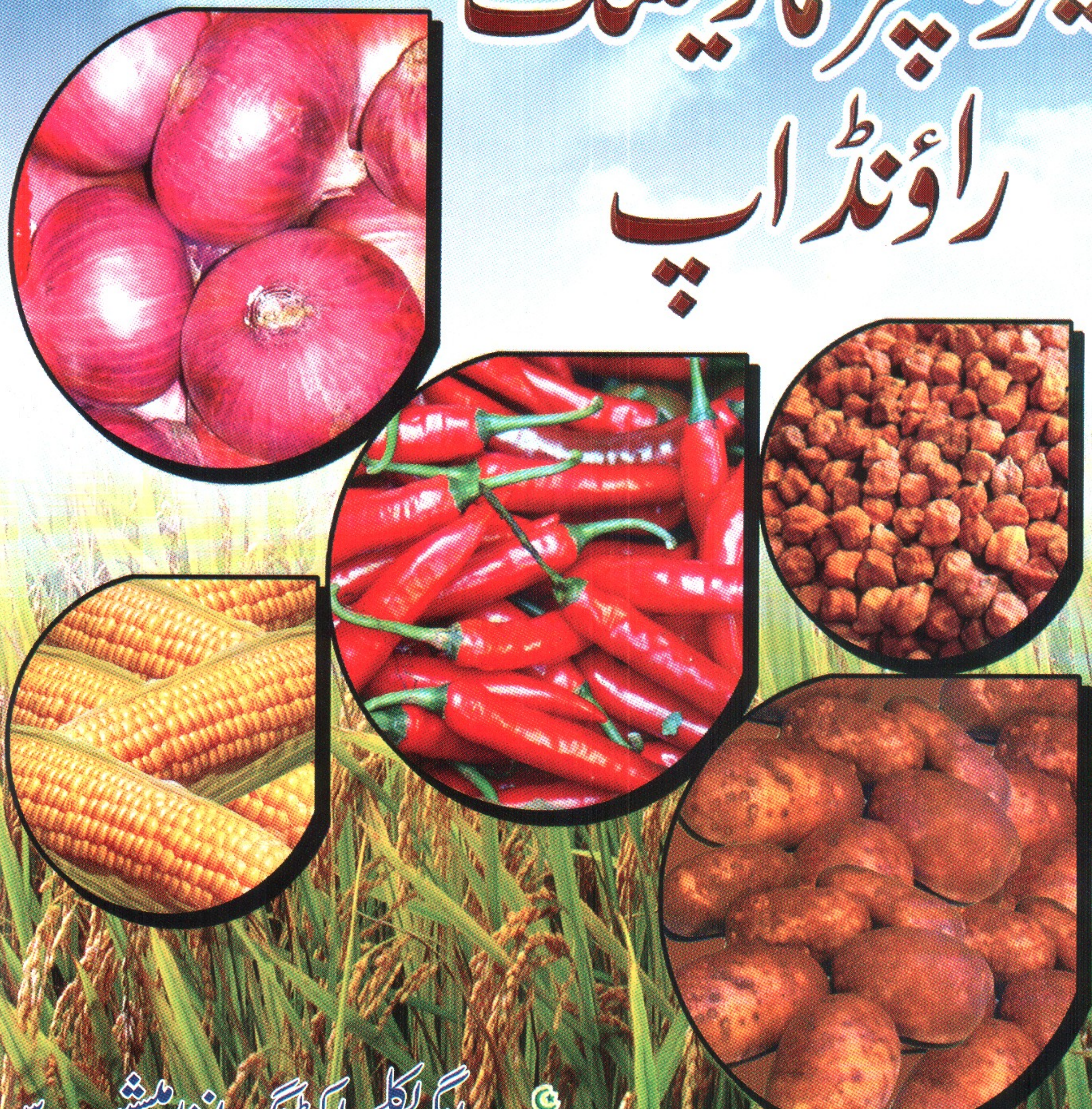

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات و تجارت) پنجاب

21-ڈیوس روڈ لاہور۔ فون نمبر: 042-99201094-99200754

1

خادم اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر رمضان المبارک کے دوران فیئر پرائس شاپ کا انعقاد

سپیشل سیکرٹری زرعی مارکیٹنگ پنجاب جناب طاہر خورشید نے اس سال وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی ہدایت کی روشنی میں جناب محمد سعید ہاشمی ڈائریکٹر زرعی مارکیٹنگ پنجاب اور فیلڈ عملہ کی معاونت سے پہلی بار رمضان پلان 2009 مرتب کیا جس کی روشنی میں صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ضلعی حکومت کے تعاون سے 282 سستے رمضان بازاروں کا انعقاد اور سستے رمضان بازاروں میں 263 گرین چینل فیئر پرائس شاپس لگائی گئیں۔ جن میں عام لوگوں کو 6 معیاری پھل اور سبزیات جن میں تین پھل (سیب، کیلا اور کھجور) اور 3 سبزیات (آلو، پیاز اور ٹماٹر) مارکیٹ سے 20% کم قیمت پر فروخت کی گئی۔ ان شاپس کو چلانے کے لئے مارکیٹ کمیٹیز پروونشل فنڈ بورڈ نے 39 ملین روپے کے ریوالونگ فنڈ مختص کیے جس میں حکومت کی سبسڈی شامل نہ تھی۔

- ☆ ان شاپس کے ذریعے 2009-08-20 تا 2009-09-20 (31 دن میں) 10816 میٹرک ٹن سے زائد پھل وسبزیات کی فروخت عمل میں لائی گئی جس سے عام لوگوں کو اس مہنگائی کے دور میں سکھ کا سانس نصیب ہوا اور بے حد پزیرائی ملی کیونکہ اس قدر کم قیمت پر معیاری پھل وسبزیات کی فروخت کرنا اپنی نوعیت کی پہلی مثال ہے۔
- ☆ وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر تمام گرین چینل فیئر پرائس شاپس پر عورتوں اور مردوں کیلئے علیحدہ علیحدہ اسٹالز کا اہتمام کیا گیا۔
- ☆ گرین چینل فیئر پرائس شاپس صبح 08:00 بجے سے لے کر افطاری کے اوقات تک کھلی رہیں۔
- ☆ ان گرین چینل فیئر پرائس شاپس کو چیک کرنے کے لئے دو مانیٹرنگ سیل کا قیام عمل میں لایا گیا جن میں سے ایک سپیشل سیکرٹری زرعی مارکیٹنگ پنجاب کے دفتر میں اور دوسرا نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) پنجاب میں آخری روزہ تک اپنے فرائض منصبی سرانجام دیتا رہا۔
- ☆ وزیر اعلیٰ پنجاب نے صوبہ بھر کے رمضان بازاروں کے معائنے کے دوران ان فیئر پرائس شاپس کا بھی باقاعدہ معائنہ کیا اور ان فیئر پرائس شاپس کے انعقاد کو سراہا۔ اس کے علاوہ چیف سیکرٹری پنجاب صوبہ کے دوسرے سیکرٹری صاحبان اور اُن کی زیر نگرانی مانیٹرنگ سیل کے بہت سے افسران اور دیگر سیاسی شخصیات نے بھی ان فیئر پرائس شاپس کے انعقاد پر محکمہ زرعی مارکیٹنگ کی تہہ دل سے تعریف کی۔
- ☆ ان فیئر پرائس شاپس کے قیام سے مڈل مین کے ناجائز منافع خوری کو کافی حد تک کنٹرول کیا گیا ہے اور سبزی وپھل کی قیمتوں میں ہوشربا اضافے کو روکنے میں کافی مدد ملی جبکہ مہیا کی جانے والی اشیاء کی قیمتیں بازار میں اس عرصہ کے دوران نہ صرف مستحکم رہیں بلکہ کم ہوئیں۔
- ☆ اس کے علاوہ کھیت سے براہ راست زرعی اجناس کو ان بازاروں تک ترسیل کو ممکن بنانے کے لئے کاشتکاروں کو ان بازاروں تک رسائی دی گئی تاکہ کاشتکار اپنی اشیاء منڈی کے بجائے ان سستے بازاروں میں بیچیں اور صارف کے ساتھ ساتھ کاشتکار بھی ان بازاروں سے فائدہ اٹھا سکیں اس کام میں مقامی کاشتکاروں نے کافی دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور اپنے کھیت کی پیداوار ان بازاروں میں سستے داموں فروخت کی جن سے عوام نے خاصا فائدہ حاصل کیا۔

اب تو ہر خاص وعام اس امر کا تقاضا کر رہے ہیں کہ ایسی شاپس کا انعقاد رمضان المبارک کے بعد بھی جاری رہنا چاہیے جس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے رمضان المبارک کے دوران ہی ان کی معیاری کارکردگی کے پیش نظر اور عوام کے مسلسل اصرار پر اس مطالبے پر سنجیدگی سے کام کرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ عام لوگوں کو اس طرح سے اس قدر ریلیف (یعنی عام بازار سے 20% کم نرخ پر مذکورہ چھ سبزیوں اور پھلوں کی فروخت) کبھی پہلے میسر نہ تھی اور یہی ان گرین چینل فیئر پرائس شاپس کی کامیابی کی عکاسی کرتا ہے۔

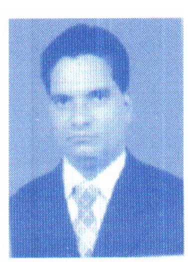

ڈائریکٹر زراعت

(معاشیات وتجارت) پنجاب لاہور۔

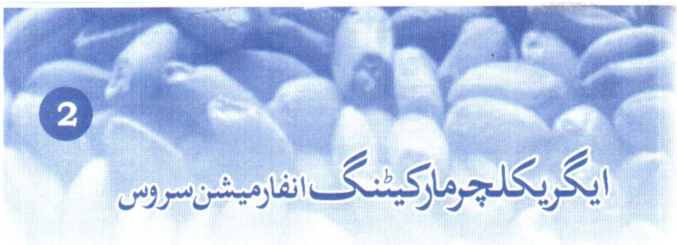

گندم

گندم پاکستان میں بطور بنیادی خوراک استعمال کی جاتی ہے۔لہذا یہ جنس فوڈ سیکورٹی کے معاملہ میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔گندم کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے رواں سال میں گندم کی قیمت 950 روپے فی من برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے اور گندم کی خریداری کے ہدف میں 10 لاکھ ٹن کا اضافہ کر دیا ہے۔گزشتہ سال کے خریداری ہدف 65 لاکھ ٹن کو بڑھا کر 75 لاکھ ٹن کر دیا ہے۔جبکہ گزشتہ سال حکومت نے کاشتکاروں سے کئے گئے وعدے کے مطابق 92 لاکھ ٹن گندم خریدی۔گندم دنیا کے بیشتر ممالک میں کاشت کی جاتی ہے۔ سال 2007 میں گندم کی مجموعی عالمی پیداوار 607 ملین ٹن تھی۔گندم کی پیداوار میں پاکستان دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے اور پاکستان گندم کی مجموعی عالمی پیداوار کا 3.875 فیصد پیدا کرتا ہے جبکہ چین 18.09 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بھارت 12.337 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور امریکہ 8.830 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔انٹرنیشنل گرین کونسل کی ستمبر کی رپورٹ کے مطابق سال 09-2008 میں دنیا میں اجناس کی مجموعی پیداوار کا اندازہ 1792 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو کہ سال 08-2007 کے اجناس کی مجموعی پیداوار سے 95 ملین ٹن زیادہ ہے۔ 09-2008 کے گندم کی مجموعی عالمی پیداوار کا اندازہ 687 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو کہ سال 08-2007 کی گندم کی مجموعی پیداوار سے 78 ملین ٹن زیادہ ہے۔گندم کے مجموعی عالمی استعمال کا اندازہ 641 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو کہ سال 08-2007 کے گندم کے استعمال سے 27 ملین ٹن زیادہ ہے۔ پاکستان کی کل معیشت میں گندم کا حصہ 2.6 فیصد ہے۔ پاکستان میں گندم کا فی کس ماہانہ استعمال 8.20 کلوگرام ہے۔اس اہمیت کی بناء پر عوام کی سالانہ ضرورت کے علاوہ ایک مخصوص مقدار مشکل حالات سے نبرد آزما ہونے کیلئے ذخیرہ بھی کی جاتی ہے۔گزشتہ سال گندم کی کاشت اور پیداوار کو بڑھانے کے لیے حکومت نے گندم کی قیمت 950 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی۔امدادی قیمت میں اضافے کی وجہ سے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی اور انہوں نے زیادہ رقبہ پر گندم کاشت کی جس سے پاکستان میں گندم کی ریکارڈ پیداوار ہوئی۔حکومت کی طرف سے گندم کی فصل کے لئے بروقت اور اہم اقدامات اور کسان کی محنت سے پاکستان گندم کی پیداوار میں خود کفیل ہوگیا۔زیادہ پیداوار کے باوجود حکومت نے چھوٹے کاشتکاروں سے زیادہ سے زیادہ گندم خریدی تاکہ انہیں اپنی پیداوار کا جائز معاوضہ مل سکے۔درج ذیل گراف میں اِمسال اور گذشتہ سال میں گندم کی قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

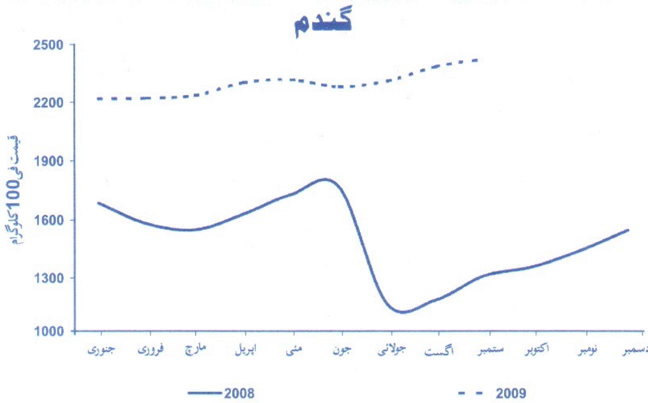

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ستمبر کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 2428 روپے فی سوکلوگرام رہی۔ جو کہ گذشتہ ماہ اگست کی 2389 روپے فی سوکلوگرام قیمت سے 1.60 فیصد زیادہ رہی یہ اضافہ گندم کی بوائی شروع ہونے کی وجہ سے اس کی طلب میں اضافے کی وجہ سے ہوا۔جبکہ گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کی نسبت 28.43 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔درج ذیل گوشوارے میں گندم کی ماہ ستمبر، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ستمبر کی قیمتیں دی گئی ہیں۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اگست (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2008) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2009) سے موازنہ	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2008) سے موازنہ
لاہور	2406	2375	1963	1.31	22.60
فیصل آباد	2413	2403	1795	0.44	34.43
سرگودھا	2513	2381	1867	5.53	34.58
ملتان	2408	2423	1880	-0.60	28.09
گوجرانوالہ	2359	2395	1882	-1.50	25.35
اوکاڑہ	2439	2335	1789	4.45	36.36
راولپنڈی	2463	2413	2031	2.09	21.26
رحیم یار خان	2420	2392	1915	1.19	26.34
اوسط	2428	2389	1890	1.60	28.43

مکئی

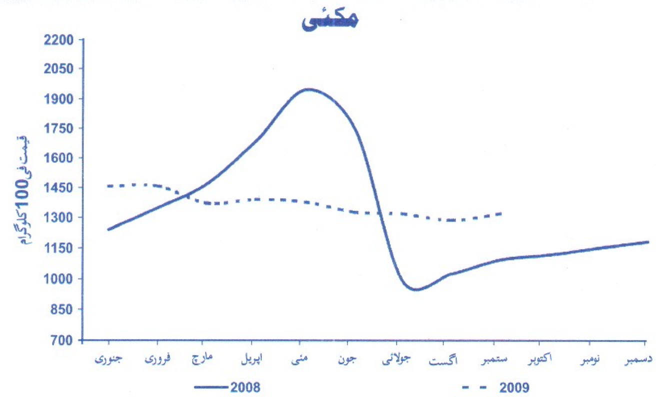

مکئی پاکستان میں کاشت کی جانے والی اہم ترین جنس ہے۔ 91-1990 سے لے کر 08-2007 تک اس کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار میں مسلسل اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ 91-1990 کی مکئی کی مجموعی ملکی پیداوار میں سال 08-2007 تک 204 فیصد اضافی ریکارڈ کیا جاچکا ہے۔دنیا میں پیدا کی جانے والی تمام اجناس میں پیداوار کے لحاظ سے مکئی کا شمار پہلے نمبر پر کیا جاتا ہے۔امریکہ مکئی کے عالمی مجموعی پیداوار میں پہلے نمبر پر ہے۔اور سالانہ 332 ملین ٹن سے زیادہ مکئی پیدا کرتا ہے۔دنیا میں امریکہ مکئی کی عالمی پیداوار کا 42.31 فیصد پیدا کرتا ہے۔چین، برازیل، میکسیکو، ارجنٹائن اور انڈیا بالترتیب مکئی کی پیداوار 19.36، 6.57، 2.86، 2.77، 2.13 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں اور چھٹے نمبر پر ہے۔پاکستان میں مکئی زیادہ تر صوبہ پنجاب اور سرحد میں کاشت کی جاتی ہے۔سال 2007 کے دوران مکئی کی پیداوار میں پاکستان دنیا میں 29 ویں نمبر پر تھا۔انٹرنیشنل گرین کونسل کی ستمبر کی رپورٹ کے مطابق مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار کا سال 09-2008 کا اندازہ 790 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔جو کہ سال 08-2007 کی مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار کا سال 09-2008 کا اندازہ 790 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔جو کہ سال 08-2007 کی مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار سے 5 ملین ٹن کم ہے۔سال 09-2008 کے دوران عالمی سطح پر مکئی کے استعمال کا اندازہ 778 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔پاکستان میں مکئی کا استعمال جانوروں کی خوراک تیار کرنے اور کارن آئل بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔سال 08-2007 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں مکئی کی پیداوار 3604.7 ہزار ٹن ہوئی جو کہ پچھلے سال سے 16.72 فی صد زیادہ ہے۔مکئی پاکستانی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔مکئی ملک کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔لیکن مکئی کی پیداوار کا مجموعی طور پر 99 فیصد صوبہ پنجاب اور سرحد سے حاصل ہوتا ہے۔صوبہ پنجاب کا ملکی پیداوار میں حصہ 74 فیصد ہے۔پنجاب میں اس کی پیداوار کے بالترتیب بڑے اضلاع اوکاڑہ، پاک پتن، ساہیوال اور جھنگ ہیں۔صوبہ سرحد میں سوات میں سیکورٹی کے مسئلے کی وجہ سے مکئی کی کاشت نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے صوبہ سرحد سے مکئی کی رسد کافی حد تک متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کے مابین فرق دکھایا گیا ہے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ستمبر کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 1525 روپے فی سو کلوگرام رہی۔جو کہ گذشتہ ماہ کی 1491 روپے فی سو کلوگرام قیمت سے 2.31 فیصد زیادہ رہی۔جبکہ گذشتہ سال ماہ مئی کی قیمتوں کی نسبت 12.36 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اگست (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2008) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2009) سے موازنہ	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2008) سے موازنہ
لاہور	1510	1478	1600	2.20	-5.63
فیصل آباد	1560	1387	1633	12.44	-4.44
سرگودھا	1529	1680	1531	-8.98	-0.14
ملتان	1573	1454	1963	8.20	-19.87
گوجرانوالہ	1315	1580	2058	-16.77	-36.10
اوکاڑہ	1556	1212	1585	28.34	-1.83
راولپنڈی	1684	1550	1755	8.65	-4.05
رحیم یار خان	1475	1586	1798	-7.00	-17.96
اوسط	1525	1491	1740	2.31	-12.36

چاول سپر باسمتی

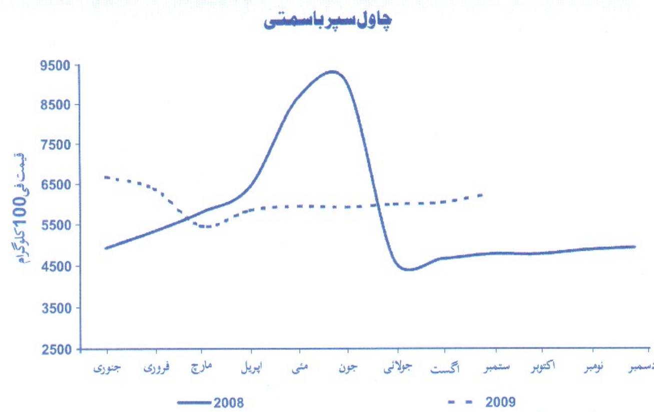

دنیا میں مکئی کے بعد سب سے زیادہ پیداوار چاول کی ریکارڈ کی گئی ہے۔ سال 2007 کے اعداد و شمار کے مطابق چاول کی مجموعی عالمی پیداوار 651.742 ملین ٹن تھی۔ چاول کی پیداوار میں چین 28.70 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ انڈیا، انڈونیشیا، بنگلہ دیش چاول کی مجموعی عالمی پیداوار میں 21.65، 8.75، 6.68 فیصد حصہ کے ساتھ بالترتیب دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ چاول دنیا میں خوراک کے طور پر بہت پسند کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں چاول گندم کے بعد دوسری بنیادی خوراک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ چاول کی مجموعی ملکی پیداوار 5563.4 ہزار ٹن ہے۔ جو کہ پچھلے سال 07-2006 کے مقابلے میں 2.3 فیصد زیادہ رہی۔ چاول کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حکومت نے اری 6 کی مداخلتی قیمت 600 روپے، باسمتی سپر کی قیمت 1250 جبکہ باسمتی 385 کی قیمت 1000 روپے فی من مقرر کر دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ مارکیٹ کے مقرر کردہ نرخوں پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کیلئے پاسکو دھان کی خریداری کرے گی۔

پاکستان میں چاول کا فی کس ماہانہ استعمال 1.03 کلوگرام ہے۔ پاکستان چاول کی عالمی پیداوار میں 1.27 فیصد حصہ کے ساتھ بارہویں نمبر پر ہے۔ لیکن پاکستان باسمتی چاول کی پیداوار میں پوری دنیا میں مشہور ہے۔ پاکستان باسمتی چاول کی برآمد سے ہر سال خاطر خواہ زرمبادلہ کماتا ہے۔ پاکستان میں چاول سب سے زیادہ برآمد کی جانے والی جنس ہے۔ پاکستان کی معیشت میں چاول 1.1 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ چاول پاکستان کے مجموعی زرمبادلہ میں 7 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ سال 09-2008 میں پاکستان نے 2560,112 میٹرک ٹن چاول برآمد کیا جس کی مالیت 1986,813 (ہزار امریکی ڈالر) ہے۔ چاول کی مجموعی ملکی برآمد میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 8.87 فیصد کی کمی ریکارڈ کی گئی۔ جس میں باسمتی چاول کا حصہ 33.00 فیصد تھا۔ 09-2008 کے دوران 868,577 میٹرک ٹن باسمتی چاول برآمد کیا گیا جس کی مالیت 1034831 ہزار امریکی ڈالر تھی۔ باسمتی چاول کی برآمد پچھلے سال 08-2007 کے مقابلے میں 23.68 فیصد کم رہی اور مالیت کے لحاظ سے بھی 3.18 فیصد کی کمی ریکارڈ کی گئی۔ سال 09-2008 کے دوران باسمتی چاول کی برآمدی اوسط یونٹ قیمت 1191.41 (000 امریکی ڈالر) فی میٹرک ٹن رہی جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں 26.86 فیصد زیادہ تھی۔ پاکستان میں باسمتی چاول کی کل پیداوار کا 59 فیصد سے زیادہ صوبہ پنجاب سے حاصل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے کچھ اضلاع کی آب و ہوا اور زمین باسمتی چاول کی پیداوار کیلئے نہایت موزوں تصور کی جاتی ہے اور اس کی مخصوص خوشبو اور منفرد ذائقہ کی بناء پر پاکستانی باسمتی چاول بین الاقوامی منڈی میں ایک خاص پہچان رکھتا ہے۔ پنجاب میں چاول کی پیداوار میں گوجرانولہ، شیخوپورہ، سیالکوٹ، حافظ آباد اور اوکاڑہ بالترتیب بڑے اضلاع ہیں۔ درج ذیل گراف میں رواں سال اور گذشتہ سال کے دوران باسمتی چاول کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ستمبر کے مہینے میں گزشتہ ماہ اگست کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا جو کہ 3.41 فیصد رہا۔ جبکہ گزشتہ سال ستمبر کی قیمتوں سے 17.91 فیصد کمی ہوئی مقامی منڈیوں میں باسمتی چاول کی قیمتوں میں کمی پچھلے سال کی نسبت چاول کی زیادہ پیداوار اور باسمتی چاول کی برآمد میں کسی حد تک کمی ہے قیمتوں میں حالیہ کمی چاول کی برآمدات میں کمی کی وجہ سے ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں سپر باسمتی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اگست (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2008) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2009) سے موازنہ	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2008) سے موازنہ
لاہور	5438	6175	7300	-11.94	-25.51
فیصل آباد	5679	5443	6525	4.35	-12.97
سرگودھا	6164	5644	6575	9.22	-6.25
ملتان	6156	5613	6750	9.68	-8.80
گوجرانوالہ	6150	5860	7040	4.95	-12.64
اوکاڑہ	6794	6270	8210	8.36	-17.25
راولپنڈی	6875	6750	8740	1.85	-21.34
رحیم یار خان	6630	6485	9100	2.24	-27.14
اوسط	6236	6030	7530	3.41	-17.19

چاول اری

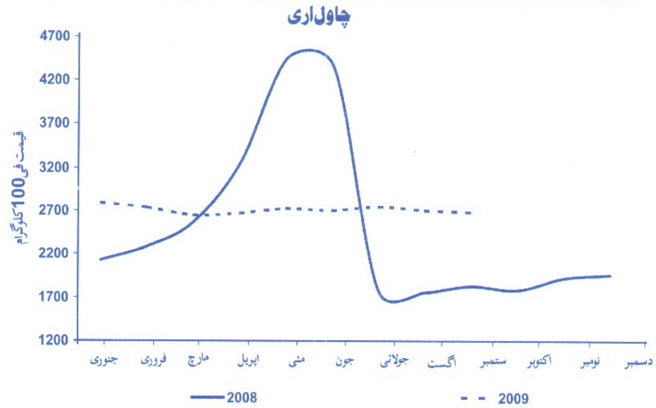

چاول کی مجموعی ملکی برآمد میں 8.87 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی مگر چاول اری کی برآمد میں 1.23 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ مالیت کے لحاظ سے 24.09 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ سال 09-2008 کے دوران پاکستان نے 1691535 میٹرک ٹن چاول برآمد کیا جس کی کل مالیت 951,980 ہزار امریکی ڈالر تھی۔ جبکہ سال 08-2007 کے دوران 1671055 میٹرک ٹن چاول برآمد کیا گیا جس کی مالیت 767200 ہزار امریکی ڈالر تھی۔ پاکستان میں اری چاول کی زیادہ تر کاشت صوبہ سندھ میں ہوتی ہے۔ جو کہ چاول اری کی مجموعی ملکی پیداوار کا تقریباً 75 فیصد سے زیادہ پیدا کرتا ہے۔ صوبہ پنجاب اری چاول کی پیداوار میں 18 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ اری چاول زیادہ تر برآمد کیا جاتا ہے۔ چاول کی کل برآمد میں اری کا حصہ تقریباً 66.00 فیصد سے زیادہ ہے۔ چاول اری کی اوسط یونٹ قیمت میں بھی اضافہ دیکھنے میں آیا سال 08-2007 کے دوران چاول اری کی اوسط یونٹ قیمت 459.11 (000امریکی ڈالر) فی میٹرک ٹن تھی جو کہ سال 09-2008 کے دوران بڑھ کر 562.79 (000امریکی ڈالر) فی میٹرک ٹن ہو گئی اور اس میں اضافہ 22.58 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ سندھ میں چاول کے بڑے اضلاع لاڑکانہ، نواب شاہ اور شکار پور ہیں۔ پچھلے سال کی نسبت اس سال چاول کی پیداوار میں 2.30 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ لیکن برآمدی معاہدے کم ہونے اور بجلی کی لوڈشیڈنگ نے چاول کی مجموعی برآمد کو بڑا متاثر کیا ہے۔ اور مقامی منڈی میں چاول کی قیمتوں میں پچھلے سال کی قیمتوں کے تناسب سے کافی کمی دیکھنے میں آئی۔ جیسا کہ گراف میں واضع ہے۔ درج ذیل گراف میں چاول اری کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

اس ماہ صوبہ پنجاب کی بیشتر بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی۔ گزشتہ ماہ اگست میں چاول اری کی اوسط قیمت 2727 روپے فی سوکلوگرام تھی جو ماہ ستمبر میں کم ہو کر 2709 روپے فی سوکلو گرام ہو گئی۔ اور شرح کمی 0.66 فیصد رہی۔ جبکہ گذشتہ سال ستمبر کے مقابلہ میں شرح کمی 22.92 فیصد ہے۔ چاول کی قیمتوں میں یہ کمی نئی فصل کی منڈی میں آنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اگست (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2008) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2009) سے موازنہ	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2008) سے موازنہ
لاہور	2550	2792	3654	-8.67	-30.21
فیصل آباد	2550	2550	3289	0.00	-22.46
سرگودھا	2800	2488	3344	12.56	-16.26
ملتان	2808	2530	3275	10.99	-14.26
گوجرانوالہ	2700	2814	3492	-4.05	-22.68
اوکاڑہ	2655	2750	3840	-3.45	-30.86
راولپنڈی	2667	3190	3780	-16.39	-29.44
رحیم یار خان	2940	2700	3440	8.89	-14.53
اوسط	2709	2727	3514	-0.66	-22.92

چینی سفید

حکومت نے چینی کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے گنے کا کرشنگ سیزن کا اعلان کر دیا ہے جس کے مطابق سندھ میں گنے کی کرشنگ کا سیزن 15 اکتوبر جبکہ پنجاب میں یکم نومبر سے شروع کیا جائے گا۔ پاکستان میں گنے کی فصل مجموعی معیشت کا 3.5 فیصد حصہ رکھتی ہے۔ جبکہ پاکستان میں چینی کی پیداوار کا انحصار گنے کی فصل پر ہوتا ہے۔ سال 08-2007 کی گنے کی فصل سال 07-2006 کے مقابلہ میں 16.8 فیصد زیادہ رہی۔ مگر موجودہ سال میں شوگر ملوں کی طرف سے رقم کی بروقت ادائیگی نہ کرنے اور پانی کی کمی کی وجہ سے اس سال پیداوار بہتر نہ ہوسکی۔ جس کی وجہ سے چینی کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت زیادہ ہیں۔ گنے کی فصل دنیا میں بہت سے ممالک میں کاشت کی جاتی ہے۔ سال 2007 کے عالمی اعداد و شمار کے مطابق برازیل 33.00 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ بھارت اور چین بالترتیب 22.82 اور 6.82 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ جبکہ پاکستان 3.51 فیصد حصہ کے ساتھ پانچویں نمبر پر ہے۔ سال 2007 کے دوران 1557.66 ملین ٹن کماد پیدا ہوا۔ گنا رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کی نقد آور فصل ہے اور بنیادی طور پر چینی حاصل کرنے کیلئے کاشت کی جاتی ہے۔ اِس وقت ملک میں 80 کے قریب شوگر ملز مختلف صوبوں میں کام کر رہی ہیں۔ جبکہ صوبہ پنجاب میں اِس وقت 42 شوگر ملیں کام کر رہی ہیں۔ پاکستان میں چینی کا فی کس ماہانہ استعمال 1.31 کلوگرام ہے۔ صوبہ پنجاب گنے کی مجموعی ملکی پیداوار کا 63 فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔ درج ذیل گراف میں سفید چینی کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتیں ظاہر کی گئی ہیں۔

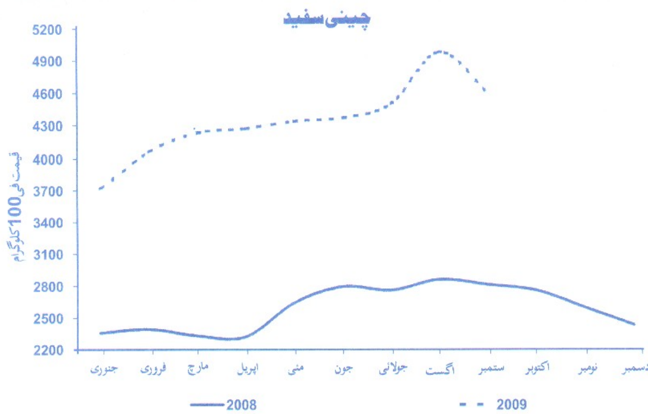

ستمبر کے دوران صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی جبکہ پچھلے مہینے کی نسبت شرح کمی 7.61 فیصد دیکھنے میں آیا۔ اگست میں چینی کی قیمت 4971 روپے فی سو کلوگرام تھی جو ماہ ستمبر میں کم ہو کر 4592 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی جبکہ گذشتہ سال ستمبر کے مقابلے میں موجودہ قیمت میں شرح اضافہ 44.42 فیصد رہا یہ اضافہ پاکستان میں گنے کی کم پیداوار کی وجہ سے ہوا۔ رسد و طلب کو متوازن رکھنے اور چینی کی قیمتوں کے استحکام کیلئے چینی کو بیرون ممالک سے درآمد کرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق گنے کی پیداوار ٹارگٹ سے ایک ملین ٹن کم پیداوار ہونے کا اندیشہ ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں چینی کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کے ماہ ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اگست (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2008) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2009) سے موازنہ	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2008) سے موازنہ
لاہور	4575	4964	3189	-7.84	43.46
فیصل آباد	4595	4934	3153	-6.87	45.76
سرگودھا	4624	5000	3209	-7.52	44.09
ملتان	4633	4964	3119	-6.66	48.54
گوجرانوالہ	4600	5053	3168	-8.96	45.20
اوکاڑہ	4531	4985	3184	-9.11	42.31
راولپنڈی	4570	5053	3279	-9.55	39.37
رحیم یار خان	4608	4812	3136	-4.24	46.94
اوسط	4592	4971	3180	-7.61	44.42

چناسیاہ

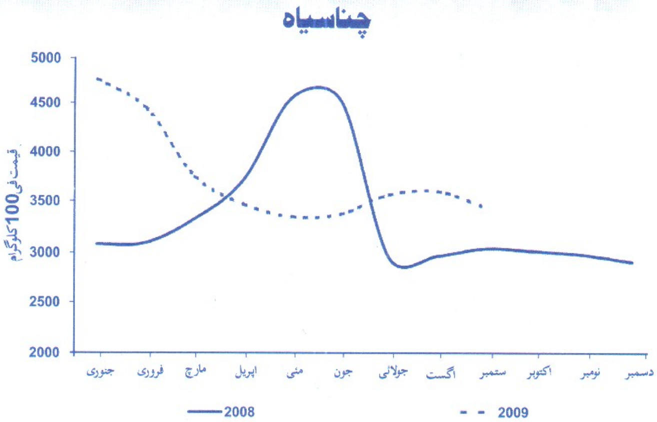

پاکستان میں پیدا ہونے والی مجموعی چار دالوں میں سے دو دالوں میں جن میں چنا اور مونگ شامل ہیں کی پیداوار میں ہمارا ملک خودکفیل ہے۔ پاکستان میں دالوں کی کاشت میں چنا سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ کم آمدنی والا طبقہ اپنی لحمیات کی ضروریات چنا سے پوری کرتا ہے۔ چنا بطور خوراک لحمیات کی فراہمی کا سستا اور مقوی ذریعہ ہے۔ انٹرنیشنل کروپ ریسرچ انسٹیوٹ کے مطابق چنے میں 23 فیصد حیاتین، 64 فیصد لحمیات، 5 فیصد چربی اور 6 فیصد فائبر پایا جاتا ہے۔ سیاہ چنا پوری دنیا میں 53 کے قریب ممالک میں کاشت کیا جاتا ہے بھارت اس کی پیداوار میں 64.10 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ پاکستان 9.04 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور ترکی 5.62 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ سال 08-2007 کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں چنے کی پیداوار میں صوبہ پنجاب 81.64 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے ،جبکہ سندھ، بلوچستان اور سرحد بالترتیب 5.47,9.61 اور 3.26 فیصد حصے کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پاکستان میں چنا زیادہ تر بارانی علاقے میں کاشت کیا جاتا ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ اس کے زیر کاشت رقبہ میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا اور اس کی پیدوار کا مجموعی انحصار بارشوں پر ہے۔ بروقت بارشیں چنے کی پیداوار میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ پاکستان میں چنے کا فی کس استعمال 0.20 کلوگرام ماہانہ ہے۔ چنا سیاہ موسم ربیع کی فصل ہے اور بارانی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں کاشت ہونے والی تمام دالوں میں بلحاظ رقبہ اور پیداوار چنا سرفہرست ہے۔ اور اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب کے بارانی علاقوں یعنی بھکر، جھنگ، لیہ، خوشاب۔ میانوالی، سرگودھا اور چکوال میں ہوتی ہے۔ صوبہ کی کل پیداوار میں 44 فیصد حصہ کے ساتھ بھکر پہلے نمبر اور خوشاب 27.8 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ ایک اندازے کے مطابق چنے کی موجودہ سال کی پیداوار پچھلے سال کی مجموعی پیداوار کی نسبت زیادہ ہے جس کی وجہ سے مقامی مارکیٹ میں چنے کی قیمت پچھلے سال کے مقابلے میں کم ہے۔ درج ذیل گراف میں چنا سیاہ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چنے کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت کمی دیکھنے میں آئی۔ گذشتہ ماہ اگست میں چنے کی قیمت 3614 روپے فی سوکلوگرام تھی۔ جو ستمبر کے مہینے میں 4.38 فیصد کمی کے ساتھ 3456 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔ جو گذشتہ سال ستمبر کے مقابلے میں 29.26 فیصد کم ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چنا سیاہ کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ستمبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اگست (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2008) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2009) سے موازنہ	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2008) سے موازنہ
لاہور	3430	3623	4870	-5.31	-29.57
فیصل آباد	3607	3419	4603	5.51	-21.63
سرگودھا	3604	3391	4560	6.28	-20.96
ملتان	2990	3399	4855	-12.03	-38.41
گوجرانوالہ	3650	3730	4975	-2.14	-26.63
اوکاڑہ	3365	3710	4940	-9.30	-31.88
راولپنڈی	3376	3680	4980	-8.26	-32.21
رحیم یارخان	3624	3960	5298	-8.48	-31.59
اوسط	3456	3614	4885	-4.38	-29.26

ماش

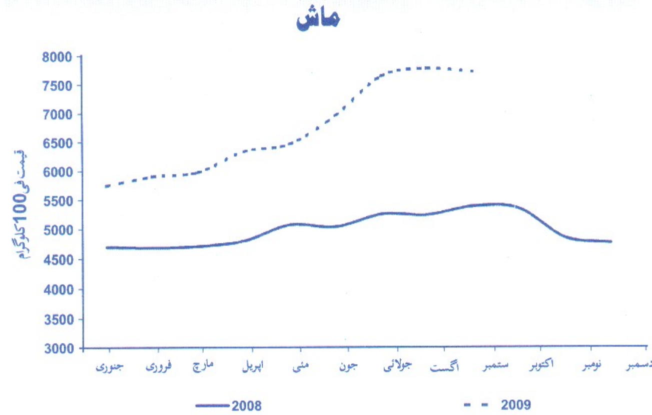

سال 1990-91 سے لیکر سال 2007-08 تک ماش کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار کا موازنہ کیا جائے تو ظاہر ہوگا کہ اس دال کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔اس عرصہ کے دوران اس سال کے زیر کاشت رقبہ میں 58 فیصد کمی اور اس کی پیداوار میں 52 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی ۔لہٰذا اس کی پیداوار ملکی ضروریات پوری کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ ہمارے کسان بھائیوں کو چاہیئے کہ ماش کی کاشت پر خصوصی توجہ دیں تا کہ ہمارا ملک اس دال کی پیداوار میں خود کفیل ہو اور ملکی زرمبادلہ کی بچت ہو سکے۔ماش موسم خریف کی فصل ہے۔ پیداوار کے لحاظ سے ماش کا شمار (موسم خریف کی دالوں میں) دوسرے نمبر پر ہوتا ہے۔سال 2007-08 کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں 82.31 (ہزار ایکڑ)رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 17.3 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 8.80 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب ماش کا بڑا پیداواری صوبہ ہے اور ماش کے زیر کاشت کل رقبہ کا تقریباً 80.31 فیصد سے زائد پنجاب میں کاشت ہوتا ہے۔شمالی پنجاب میں نارووال، سیالکوٹ اور راولپنڈی اسکے بڑے پیداواری اضلاع ہیں جبکہ جنوبی پنجاب میں زیادہ تر ڈیرہ غازی خان میں ماش کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔سال 2007-08 کے اعداد وشمار کے مطابق پنجاب میں 82.31 (ہزار ایکڑ) پر ماش کاشت کی گئی جس سے 11.8 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں 10.61 فیصد کم ہے۔ماش کی ملکی پیداوار ملک کی ضروریات کے مطابق ناکافی ہے اور اس کمی کے باعث ہر سال بیرون ممالک سے ماش درآمد کرنا پڑتی ہے۔سال 2007-08 کے دوران پاکستان نے ملکی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے 336.0 (000 ٹن) دالیں درآمد کیں جن کی کل مالیت 12689.3 ملین روپے تھی۔لہٰذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی پیداوار پر ہے۔درج ذیل گراف میں ماش کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ستمبر کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گزشتہ ماہ کی قیمت 7784 روپے سے کم ہو کر 7688 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی اور شرح کمی 0.77 فیصد رہی اور اسی طرح گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں سے 39.73 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔درج ذیل گوشوارہ میں ماش کی ستمبر، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ستمبر کی فیصد قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اگست (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2008) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2009) سے موازنہ	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2008) سے موازنہ
لاہور	8279	8333	5750	-0.64	43.98
فیصل آباد	8504	7875	4983	7.99	70.68
سرگودھا	7642	6972	5482	9.61	39.40
ملتان	6630	7284	5564	-8.98	19.16
گوجرانوالہ	7948	8840	5100	-10.09	55.84
اوکاڑہ	6113	6168	5507	-0.88	11.00
راولپنڈی	8700	8730	5780	-0.34	50.52
رحیم یار خان	7689	7781	5853	-1.18	31.37
اوسط	7688	7784	5502	-0.77	39.73

مسور

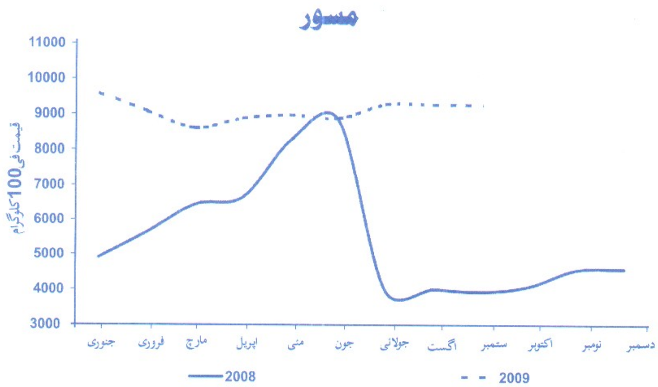

سال 1990-91 سے لیکر سال 2007-08 کے دوران مسور کے زیرِ کاشت رقبہ اور اس کی پیداوار کا موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ زیر کاشت رقبہ میں کمی کے ساتھ ساتھ اس کی پیداوار میں بھی خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے اور زیر کاشت رقبہ میں کمی 52 فیصد جبکہ پیداوار میں کمی 46 فیصد تک ریکارڈ کی گئی۔ دالوں کی سب سے زیادہ پیداوار بالترتیب بھارت ،کینیڈا، چین اور برازیل میں ہوتی ہے۔ مسور دنیا میں 52 کے قریب ممالک میں کاشت کی جاتی ہے۔ جس میں بھارت پیداوار کے لحاظ سے 36.141 فیصد کے ساتھ پہلے جبکہ کینیڈا 17.29 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور ترکی 14.98 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان مسور کی عالمی پیداوار میں 0.54 فیصد حصہ کے ساتھ تیرواں نمبر پر ہیں۔ پاکستان میں سال 2007-08 کے اعداد و شمار کے مطابق موسم ربیع میں کاشت ہونے والی دالوں میں مسور کا شمار چنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ بارانی علاقوں میں اسے اکتوبر کے دوران بویا جاتا ہے جبکہ نہری اور زیادہ زرخیز علاقوں میں اسکی بوائی نومبر تک ہوتی ہے۔ جبکہ منڈیوں میں مسور کی دال کی دستیابی مارچ اور اپریل کے مہینوں میں ہوتی ہے۔
مسور کی مجموعی پیداوار ملکی ضروریات کے لئے ناکافی ہے جس کی وجہ سے اسے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں اس کے بڑے پیدواری اضلاع راولپنڈی، چکوال اور نارووال ہیں۔ سال 2007-08 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں مسور 75.12 (ہزار ایکڑ) پر کاشت کی گئی جس سے 14.6 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ سال 2006-07 کے مقابلے میں سال 2007-08 میں مسور کی کاشت 22.05 فیصد کم رقبہ پر کاشت ہوئی اور پیداوار میں 30.80 فیصد کمی واقع ہوئی۔ دال مسور کی اوسط پیداوار میں بھی واضح کمی نوٹ کی گئی اور 541 کلوگرام فی ہیکٹر سے کم ہو کر 480 کلوگرام فی ہیکٹر ہوگئی۔ مسور کی کل ملکی پیداوار میں پنجاب 49.3 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے نمبر پر جبکہ سندھ 20.54 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ مسور کی مقامی پیداوار منڈی کی طلب کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ اس لئے طلب و رسد کے مابین توازن برقرار رکھنے کے لئے اسکو زیادہ تر کینیڈا، بھارت اور آسٹریلیا وغیرہ سے درآمد کیا جاتا ہے۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی منڈی پر ہوتا ہے۔ درج ذیل گراف میں مسور کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

مسور کی اوسط قیمت پچھلے ماہ کے مقابلہ میں 0.04 فیصد اضافہ رہا۔ گذشتہ ماہ اگست میں اوسط قیمت 9323 روپے فی سوکلوگرام تھی جو کہ ماہ ستمبر میں معمولی اضافے کے ساتھ 9326 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔ جبکہ گزشتہ سال ستمبر کے مقابلے میں 2.78 فیصد کم ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اگست (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2008) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2009) سے موازنہ	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2008) سے موازنہ
لاہور	8938	9250	9488	-3.37	-5.79
فیصل آباد	9304	8825	9225	5.43	0.86
سرگودھا	9012	8125	9500	10.92	-5.14
ملتان	9444	9275	9240	1.82	2.21
گوجرانوالہ	9690	9470	9720	2.32	-0.31
اوکاڑہ	9263	9860	9440	-6.05	-1.88
راولپنڈی	9346	9760	9900	-4.24	-5.60
رحیم یار خان	9610	10015	10230	-4.04	-6.06
اوسط	9326	9323	9593	0.04	-2.78

مونگ

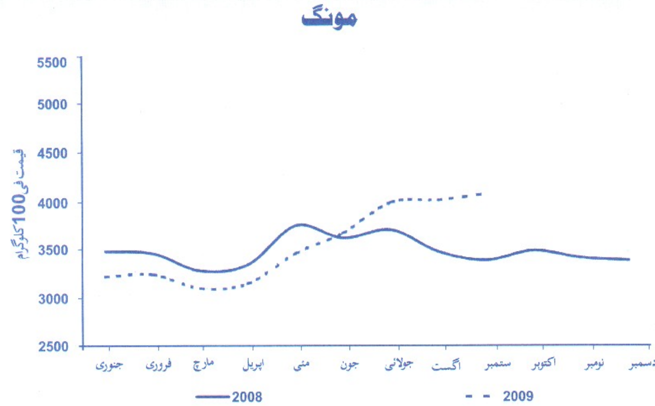

مونگ دال کی پچھلے اٹھارہ سال 91-1990 سے لیکر 08-2007 تک کی پیداوار اور اس کے زیر کاشت رقبہ کے موازنہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آئی گی کہ اس دال کے زیر کاشت رقبہ میں 73 فیصد اور اس کی پیداور میں 214 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ سال 08-2007 کے اعداد و شمار کے مطابق یہ دال 607.6 ہزار ایکڑ رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 177.7 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 28.30 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں مونگ دال کا فی کس استعمال 0.09 کلوگرام ماہانہ ہے۔ مونگ دالوں میں رقبہ اور پیداوار کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ سال 08-2007 کے اعداد و شمار کے مطابق اس کی پیداوار کا بڑا حصہ 86.32 فیصد صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں بھکر، میانوالی، لیہ، جھنگ، سرگودھا اور خوشاب مونگ پیدا کرنے والے بڑے اضلاع ہیں۔ مونگ کی مقامی پیداوار ملکی ضروریات کو بخوبی پورا کرتی ہے اس لئے اسے درآمد کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ درج ذیل گراف میں مونگ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

ستمبر میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گذشتہ ماہ اوسط قیمت 4019 روپے فی سوکلوگرام تھی جو اس ماہ بڑھ کر 4080 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔ اس طرح شرح اضافہ 1.52 فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال ستمبر کے مقابلے میں شرح اضافہ 14.86 فیصد رہا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ ستمبر کی قیمتوں کا، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اگست (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2008) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2009) سے موازنہ	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2008) سے موازنہ
لاہور	4066	4400	3890	-7.59	4.52
فیصل آباد	4157	4060	3134	2.39	32.65
سرگودھا	4048	3779	3134	7.13	29.18
ملتان	3842	4135	3558	-7.09	8.00
گوجرانوالہ	4450	4380	3490	1.60	27.51
اوکارہ	3608	3225	3593	11.88	0.42
راولپنڈی	4277	4360	4035	-1.90	6.00
رحیم یار خان	4192	3814	3584	9.91	16.96
اوسط	4080	4019	3552	1.52	14.86

پیاز

سال 2007 کے عالمی ادارہ خوراک و زراعت کے اعدادو شمار کے مطابق پیاز کی مجموعی عالمی پیداوار 644.47 ملین ٹن ہے۔اس کی مجموعی عالمی پیداوار میں چین 31.88 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ بھارت،امریکہ،پاکستان اور ترکی بالترتیب 12.68,5.59,3.26 اور 2.76 فیصد حصہ کے ساتھ بالترتیب دوسرے،تیسرے،چوتھے اور پانچویں نمبر پر ہیں۔پیاز کا استعمال دنیا میں کھانے کی بہت سی ڈیشز میں کیا جاتا ہے۔اس کے استعمال سے کھانے کی لذت میں اضافہ ہوتا ہے۔اسی وجہ سے یہ دنیا کے بہت سے ممالک تقریباً 141 ممالک میں کاشت کیا جاتا ہے۔سال 08-2007 کے دوران پاکستان میں پیاز 378.32 ہزار ایکڑ پر کاشت کیا گیا جس سے 2015.2 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔جو کہ پچھلے سال کی نسبت 10.94 فیصد زیادہ رہی۔سال 08-2007 کے پیداواری اعدادو شمار کے مطابق سندھ 38.95 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ بلوچستان،پنجاب اور سرحد بالترتیب 36.84,12.93 اور 11.27 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے،تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔پاکستان میں پیاز کا فی کس ماہانہ استعمال 0.94 کلوگرام ہے۔پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف دنوں میں پیاز کی کاشت کی جاتی ہے۔صوبہ سندھ سے پیاز کی آمد نومبر سے اپریل تک،پنجاب سے مئی سے لے کر جولائی تک۔سرحد سے اگست سے لے کر اکتوبر تک،بلوچستان سے دو فصلیں اگست سے اکتوبر اور اکتوبر سے نومبر تک حاصل ہوتی ہیں۔پاکستان میں پیاز کی زیادہ تر پیداوار صوبہ سندھ اور بلوچستان سے حاصل ہوتی ہے۔صوبہ پنجاب میں پیاز کی کاشت ربیع میں کی جاتی ہے اور مئی سے جولائی تک پنجاب کی مقامی فصل منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔اس وقت منڈی میں پیاز صوبہ سرحد سے آرہا ہے۔جس کی وجہ سے پیاز کی قیمتوں میں گذشتہ ماہ کے مقابلے میں اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔درج ذیل گراف میں پیاز کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

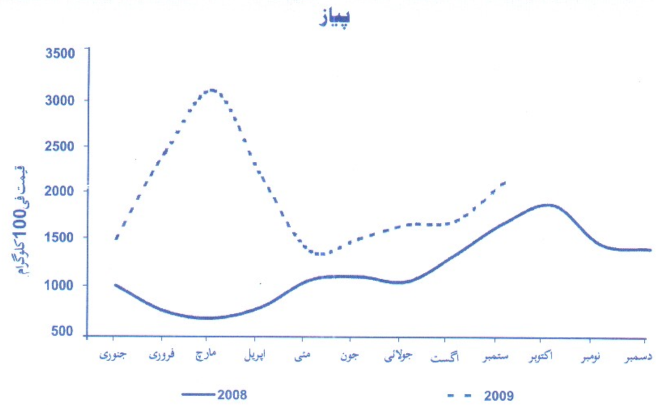

ماہ ستمبر میں پیاز کی قیمتیں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں زیادہ رہیں۔اگست کے دوران اوسط قیمت 1659 روپے فی سوکلوگرام تھی جو کہ ستمبر میں بڑھ کر 2085 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔اس طرح شرح اضافہ 25.63 فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال ستمبر کے مہینہ کے مقابلے میں پیاز کی قیمتوں میں شرح اضافہ 10.04 فیصد ہے۔درج ذیل گوشوارہ میں قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اگست (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2008) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2009) سے موازنہ	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2008) سے موازنہ
لاہور	2200	1730	1786	27.17	23.20
فیصل آباد	2033	1670	1771	21.74	14.77
سرگودھا	2308	1698	2386	35.92	-3.26
ملتان	1950	1393	1954	39.99	-0.18
گوجرانوالہ	2050	1550	1693	32.26	21.10
اوکاڑہ	1965	1670	1693	17.66	16.08
راولپنڈی	2079	1908	2021	8.96	2.85
رحیم یار خان	2092	1656	1851	26.33	12.99
اوسط	2085	1659	1894	25.63	10.04

آلو

عالمی ادارہ خوراک و زراعت کے اعداد و شمار کے مطابق آلو تقریباً 157 کے قریب ممالک میں کاشت کیا جاتا ہے۔ دنیا میں سال 2007 کے اعداد و شمار کے مطابق آلو کی مجموعی پیداوار 321.73 ملین ٹن تھی۔ آلو کی مجموعی عالمی پیداوار میں چین 22.39 فیصد حصہ کے ساتھ سرفہرست ہے جبکہ روس 11.43 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور بھارت 8.17 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان آلو کی عالمی پیداوار میں 0.82 فیصد حصہ کے ساتھ اکیسویں نمبر پر ہے۔ اگر پاکستان کی مجموعی ملکی پیداوار کا جائزہ لیں تو آلو کی مجموعی ملکی پیداوار یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس فصل کے زیر کاشت رقبہ اور اس کی مجموعی ملکی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ سال 91-1990 سے لیکر سال 08-2007 تک آلو کے زیر کاشت رقبہ میں 114 فیصد اور اس کی پیداوار میں 237 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی فی ایکڑ پیداوار میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ سال 08-2007 کے دوران پاکستان نے 24719 ہزار امریکی ڈالر کا آلو برآمد کیا جو کہ پچھلے سال 07-2006 کے مقابلہ میں 14.51 فیصد کم تھی۔ آلو نشاستے کا ایک اہم ماخذ ہے اس کے علاوہ اس میں معدنی نمکیات اور حیاتین کی بھی کافی اچھی مقدار پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں آلو کا فی کس ماہانہ استعمال 1.18 کلوگرام ہے۔ پاکستان میں اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتی ہے۔ سال 08-2007 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں آلو 381.29 ہزار ایکڑ پر کاشت کیا گیا جس سے 2539.0 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ گذشتہ سال کے مقابلے میں 1.65 فیصد کم ہے۔ پاکستان میں آلو کی کل پیداوار میں پنجاب 94.03 فیصد حصہ کے ساتھ سرفہرست رہا۔ نومبر سے جون تک صوبہ پنجاب کی فصل منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔ صوبہ سرحد میں آلو کی دو فصلیں کاشت کی جاتی ہیں ایک فصل جولائی سے ستمبر اور دوسری اگست سے اکتوبر تک منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔ جبکہ بلوچستان سے آلو اکتوبر سے لیکر نومبر تک آتا ہے۔ اس وقت آلو کی فصل صوبہ سرحد سے آرہی ہے۔ درج ذیل گراف میں آلو کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

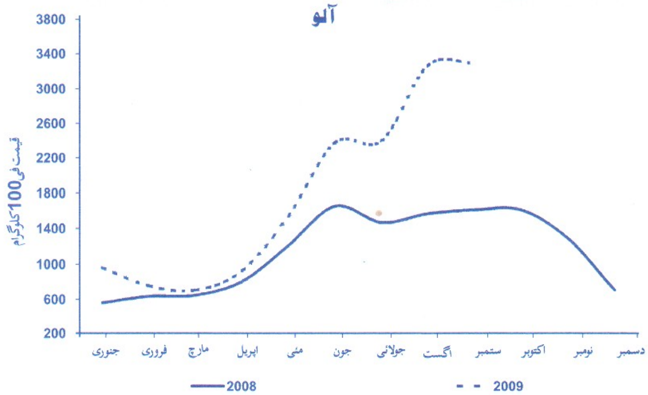

اگست کے دوران اوسط قیمت 3273 روپے فی سوکلوگرام تھی جو کہ بڑھ کر 3303 روپے فی سوکلوگرام ہوگی۔ اس طرح شرح اضافہ 0.91 فیصد رہا اور پچھلے سال ماہ ستمبر کی نسبت آلو کی قیمتیں میں 38.43 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں آلو کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اگست (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2008) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2009) سے موازنہ	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2008) سے موازنہ
لاہور	3192	3140	2229	1.66	43.23
فیصل آباد	3058	2940	2179	4.01	40.37
سرگودھا	3346	3710	2657	-9.81	25.92
ملتان	3350	3100	2407	8.06	39.17
گوجرانوالہ	2946	2710	2086	8.71	41.25
اوکاڑہ	3600	3630	2625	-0.83	37.14
راولپنڈی	3292	3285	2404	0.21	36.96
رحیم یار خان	3642	3672	2504	-0.82	45.47
اوسط	3303	3273	2386	0.91	38.43

ٹماٹر

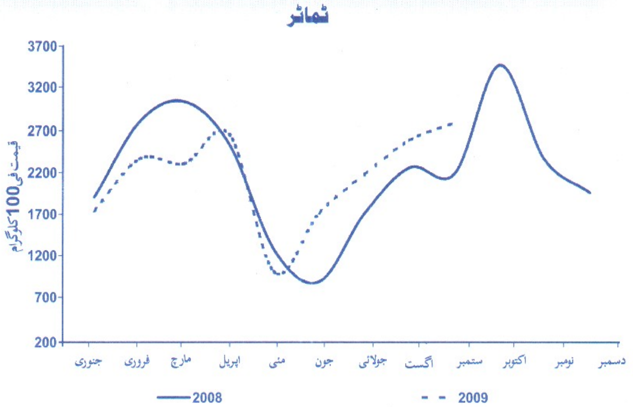

سال 08-2007 کے دوران پاکستان میں 536.2 ہزار ٹن ٹماٹر پیدا کیا۔ پچھلے اٹھارہ سال کی ٹماٹر کی پیداوار کا موازنہ کیا جائے تو پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ سال 91-1990 سے لیکر 08-2007 تک ٹماٹر کے زیرِ کاشت رقبہ میں 155 فیصد اور اس کی پیداوار میں 151 فیصد اضافہ ہوا۔ عالمی ادارہِ خوراک وزراعت کے سال 2007 کے اعداد و شمار کے مطابق ٹماٹر کی مجموعی عالمی پیداوار میں چین 26.65 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، امریکہ 9.11 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور ترکی 7.86 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ جبکہ ٹماٹر کی عالمی پیداوار میں پاکستان 0.37 فیصد حصہ کے ساتھ 37 ویں نمبر پر ہے۔ سال 08-2007 کے دوران ٹماٹر کی کاشت 131.2 (000 ایکڑ) پر کی گئی جس سے 536.2 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں 6.74 فیصد زیادہ ہے۔ ٹماٹر کی سب سے زیادہ پیداوار صوبہ بلوچستان میں جبکہ صوبہ سرحد ٹماٹر کی پیداوار میں دوسرے نمبر پر ہے۔ صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ بالترتیب تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ صوبہ پنجاب کا ٹماٹر اپریل سے جون تک منڈی میں آتا ہے۔ جبکہ صوبہ سرحد سے ٹماٹر کی دو فصلیں اگست سے نومبر اور دسمبر کے مہینوں میں آتیں ہیں۔ بلوچستان کا ٹماٹر نومبر سے فروری تک اور ستمبر سے اکتوبر تک منڈیوں میں آتا ہے۔ اسی طرح صوبہ سندھ کا ٹماٹر دسمبر سے اپریل تک منڈی میں دستیاب ہوتا ہے۔ ٹماٹر سالن اور سلاد دونوں میں استعمال ہوتا ہے اسلئے اس کا استعمال سارا سال ہوتا رہتا ہے۔ پاکستان میں ٹماٹر کا فی کس ماہانہ استعمال 0.36 کلوگرام ہے۔ اس وقت منڈی میں صوبہ سرحد کا ٹماٹر آ رہا ہے جس کی وجہ سے ٹماٹر کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔ درج ذیل گراف میں ٹماٹر کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

اگست میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 2576 روپے فی سو کلوگرام رہی جو اس ماہ ستمبر میں زیادہ ہو کر 2775 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی۔ اور شرح اضافہ 7.72 فیصد رہا۔ لیکن ٹماٹر کی قیمتیں پچھلے سال ماہ ستمبر کی نسبت 3.57 فیصد کم رہیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں ٹماٹر کی ستمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ستمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اگست (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2008) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2009) سے موازنہ	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2008) سے موازنہ
لاہور	3050	2810	2629	8.54	16.03
فیصل آباد	2775	2660	2964	4.32	-6.39
سرگودھا	3008	2855	3329	5.36	-9.63
ملتان	2358	2110	2793	11.75	-15.57
گوجرانوالہ	2892	2650	2750	9.13	5.16
اوکارہ	2796	2650	3050	5.51	-8.33
راولپنڈی	2934	2740	3121	7.08	-6.00
رحیم یار خان	2389	2136	2389	11.84	0.02
اوسط	2775	2576	2878	7.72	-3.57

سرخ مرچ

عالمی ادارہِ خوراک وزراعت کے سال 2007 کے اعدادوشمار کے مطابق مرچ دنیا میں 65 کے قریب ممالک میں کاشت کی جاتی ہے۔ مرچ کی مجموعی عالمی پیداوار میں بھارت 32.06 فیصد حصہ ساتھ پہلے، چین 10.65 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور بنگلہ دیش 7.24 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان مرچ کی پیداوار میں 5.54 فیصد حصہ کے ساتھ پانچویں نمبر پر ہے۔ پاکستان میں مرچ کا فی کس ماہانہ استعمال 84.79 گرام ماہانہ ہے۔ سال 2007-08 کے اعدادوشمار کے مطابقپا کستان میں مرچ کی پیداوار میں سندھ، پنجاب، بلوچستان اور سرحد بالترتیب 89.75، 6.97، 2.58 اور 0.68 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ سال 2007-08 میں 158.64 (000 ایکڑ) رقبہ پر مرچ کاشت کی گئی جس سے 116.1 (000) ٹن مرچ کی پیداوار ہوئی جو کہ گذشتہ سال کے مقابلے میں 67.05 فیصد زیادہ ہے۔ سندھ میں مرچ کی دو فصلیں کاشت کی جاتی ہیں پہلی فصل (خریف) ستمبر سے نومبر تک اور دوسری (ربیع) کی فصل فروری سے اپریل تک منڈیوں میں دستیاب ہوتی ہے۔

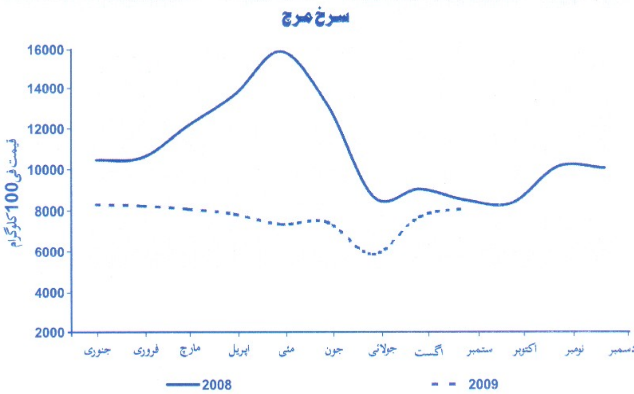

جبکہ صوبہ پنجاب کی مرچ کی فصل مئی سے اگست تک منڈیوں میں آتی ہے۔ مرچ کی پیداوار میں سندھ کا مجموعی ملکی پیداوار میں بڑا حصہ ہونے کی وجہ سے منڈی میں مرچ کی قیمتوں پر اس کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں مرچ کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ سندھ کی پیداوار پر منحصر ہوتا ہے اچھی پیداوار قیمتوں کو مستحکم رکھتی ہیں جبکہ کم پیداوار منڈی میں مرچ کی قیمتوں پر بُرا اثر ڈالتی ہیں۔ لیکن پنجاب کی مرچ کی پیداوار مقامی منڈی میں مرچ کی قیمتوں کو کچھ زیادہ متاثر نہیں کر پاتی۔ درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ اگست کے دوران اوسط قیمت 7740 روپے فی سوکلوگرام رہی جو کہ ستمبر میں بڑھ کر 8172 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔ مرچ کی قیمتوں میں اضافہ کی اوسط شرح 5.58 فیصد رہی جو گزشتہ سال ستمبر کے مقابلہ میں 25.68 فیصد کم ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں سرخ مرچ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اگست (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2008) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2009) سے موازنہ	ستمبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2008) سے موازنہ
لاہور	7854	7660	9625	2.53	-18.40
فیصل آباد	7838	7375	8093	6.28	-3.15
سرگودھا	8167	7675	9679	6.41	-15.62
ملتان	7825	7475	10179	4.68	-23.12
گوجرانوالہ	8230	7550	12250	9.01	-32.82
اوکاڑہ	8495	8405	10514	1.07	-19.21
راولپنڈی	8364	7680	11689	8.91	-28.45
رحیم یار خان	8600	8100	15933	6.17	-46.02
اوسط	8172	7740	10995	5.58	-25.68

دھان کی بہتر سنبھال کسان خوشحال

دھان (مونجی) کی بہتر پیداوار اور اچھی قیمت کے حصول کے لئے سنہری اصول

☆ کٹائی سے 15 دن پہلے کھیت کو پانی دینا بند کر دیں۔

☆ دھان (مونجی) کی کٹائی اس وقت شروع کریں جب سٹے کے نچلے دو سے تین دانے سبز ہوں۔

☆ دھان (مونجی) کی کٹائی صبح 10.00 بجے سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد ہرگز نہ کریں۔

☆ کٹائی کے وقت دانوں میں نمی 20 فیصد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

☆ کٹائی کیلیے دھان (مونجی) والا کمبائن ہارویسٹر ہی استعمال کریں یا گندم والا کمبائن ہارویسٹر جو دھان کی کٹائی کیلیے ترمیم شدہ ہو۔

☆ کمبائن ہاویسٹر کی رفتار آہستہ رکھیں تا کہ دانے ٹوٹنے نہ پائیں اور پرول وغیرہ دانوں کے ساتھ نہ آئے۔

منڈی میں دھان (مونجی) فراخت کرنے کے لئے ضروری ہدایات

☆ منڈی میں دھان (مونجی) فروخت کرتے وقت 1.5 فیصد کمیشن ادا نہ کریں۔

☆ چونگی، بک تھلہ، حقہ پانی، جھاڑو، مسجد فنڈ وغیرہ کے ناجائز اخراجات ادا نہ کریں۔

☆ مارکیٹ فیس ایک روپیہ فی 100 کلوگرام خریدار ادا کرے گا۔

☆ وزن کرتے وقت خالی بوری کا الاؤنس ایک کلو 200 گرام ہوگا۔

☆ تولہ خریدار کی بجائے آڑھتی یا کمیشن ایجنٹ کا مقرر کردہ ہو۔

☆ ملر / آڑھتی حضرات دھان (مونجی) کو مناسب طور پر خشک کریں۔

دھان (مونجی) کی اقسام علیحدہ علیحدہ رکھیں اور ملاوٹ مت کریں۔

☆ کسی بھی کی زائد وصولی کی صورت میں منڈی کی مارکیٹ کمیٹی سے رجوع کریں۔

منڈی کے تازہ ترین نرخ سے آگاہ ہونے کیلیے ہماری ویب سائٹ

htt://www.amis.pk دیکھیں۔

کسی بھی قسم کی شکایت کے ازالہ کے لئے ٹال فری نمبر **0800-51111** پر رابطہ کریں

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) پنجاب

21- ڈیوس روڈ لاہور۔ فون نمبر: 042-99201094-99200754